



سوال

(83) زمین پر ناجائز قبضہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لے تو قرآن و سنت کی روشنی اور فقہ حنفی میں اس کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔ (عبداللہ محمد جمیل۔ سیالکوٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کا مال، جائیداد، زمین وغیرہ غصب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تھا:

"إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حُرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ بَيْتِي وَمَنْعَتِي فِي بَيْتِي وَمَنْعَتِي فِي بَيْتِي"

(بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ أوعى من سامح" 67 و کتاب الحج، باب الخطبة ایام منی: 1739'173'174، مسلم، کتاب القسامۃ، باب تغلیظ تحريم الدماء والأعراض والأموال: 31'30'1679'29، مسند احمد 5/40، بیہقی 5/166، 8/19، ارواء الغلیل: 5/278)

"بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے یہ تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے جو تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں واقع ہوا ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"المراد بهذا كحرم بيان توكيد غلط تحريم الأموال والدماء والأعراض والتحريم من ذلك"

(نووی شرح مسلم 11/141 مطبوعہ بیروت)

اس ساری گفتگو سے مراد مالوں، جانوں اور عزتوں کی حرمت کی شدت کے ساتھ تاکید ہے اور ان کی پامالی سے ڈرانا ہے۔ مسلمان کے مال کی حرمت کو مزید واضح کرتے ہوئے ایک

موقع پر آپ نے فرمایا:

"لَا يَأْخُذُنْ أَحَدُكُمْ مَتَاعُ آتِيَةِ لَأَعْمَالٍ وَلَا جَاذًا، وَمَنْ آتَاَ عَصَائِيَةَ فَلَيْسَ مِنِّي"

ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یاخذ الشیئی علی المزاح (5003) ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لا یحل لیسلم ان یروع مسلما۔ (2160)

"تم میں سے کوئی شخص بھی ہرگز اپنے بھائی کا سامان نہ لے نہ فہمی و مذاق کرتے ہوئے اور نہ ہی سنجیدگی کے ساتھ اور جس نے اپنے بھائی کی لالچی پکڑ لی اسے چاہئے کہ وہ واپس کر دے۔"

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا یحل لیسلم ان یتخذ عسائیرہ بغیر طیب نفس، قال ذلک لیسلمہ ما حرم اللہ من مال المسلم علی المسلم"

(ابن حبان (موارد 1166) واللفظ لہ۔ مسند احمد 5/425 بیہقی 6/100 مجمع الزوائد 4/171 غایۃ المرام ص: 262'263)

"مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لالچی اس کی رضامندی کے بغیر لے اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال مسلمان پر حرام کرنے میں جو شدت اختیار کی ہے اس وجہ سے آپ نے یہ فرمایا۔"

اس مضموم کی کئی ایک روایات صحیحہ اور بھی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی شدت اور سختی کے ساتھ مسلمان کے مال کو مسلمان پر حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ ایک لکڑی بھی مسلمان کی اجازت کے بغیر لینے سے منع کر دیا ہے۔

واہل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ کے پاس دو آدمی زمین کے جھگڑے میں آئے۔ ایک نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے میری زمین پر زبردستی قبضہ (زمانہ جاہلیت میں) کر لیا تھا۔" (یہ امراء القیس بن عابس الکندی تھے اور ان کا مد مقابل ربیعہ بن عبدان تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تیرے گواہ کہاں ہیں؟ اس نے کہا میرے پاس گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر اس کی قسم ہوگی۔ امراء القیس نے کہا پھر تو قسم کھا کر یہ زمین لے جائے گا آپ نے فرمایا تیرے لئے اس کے سوا کچھ نہیں۔ جب وہ قسم کھانے کے لئے کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظلم سے زمین چھین لی، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔"

(مسلم، کتاب الایمان 224/129، مسند احمد 4/317 شرح معانی الآثار 4/248)

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من علم من الارض شیئا طوق من سبع ارضین"

(بخاری، کتاب المظالم، باب اثم من ظلم شیئا من الارض 2452، مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم الظلم و غصب الارض وغیرہ 1610)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:



"جس نے زمین میں سے کچھ بھی ظلم کیا اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں کا طوق پہنادے گا"

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو سلمہ! زمین کے جھگڑوں سے اجتناب کرو۔

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ایک بالشت برابر زمین میں سے ظلم کیا تو زمین کا وہ حصہ سات زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔" (بخاری، کتاب المظالم 2453)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من أخذ من الأرض شيئاً بغير حق صحت به يوم القيامة إلى سبع أرضين" (بخاری، کتاب المظالم 2454)

"جس شخص نے زمین میں سے کچھ بھی ناحق لیا تو اسے قیامت والے دن اس کے بدلے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔"

یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"سعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول أيام رمل ظلم خبرا من الأرض شيئاً بغير حق صحت به يوم القيامة إلى سبع أرضين ثم يطوقه يوم القيامة حتى يلقى بين الناس"

(ابن حبان (موارد 1167) طبرانی کبیر 692'22/270، مسند احمد 4/173، مجمع الزوائد 4/170، معجم شیوخ ابی یعلیٰ 111)

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس بھی شخص نے زمین میں سے ایک بالشت برابر ظلم کیا اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں تک دھنسا دے گا پھر قیامت والے دن وہ اسے لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک طوق پہنائے رکھے گا۔"

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"عظم القول عند الله يوم القيامة ذراع أرض ينزف زجل فيطوقه من سبع أرضين" (ابن شیبہ بسند حسن فتح الباری 5/105)

"اللہ کے ہاں قیامت والے دن سب سے بڑی خیانت ایک ہاتھ زمین ہوگی جسے آدمی چوری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں سے طوق پہنائے گا۔"

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بخاری کتاب المظالم کی مذکورہ احادیث کی شرح میں رقمطراز ہیں:

"وفى الحديث تحريم الظلم والعصب وتعليق عقوبة وامكان غضب الارض وان من كبار قائله القرطبي"

"اور حدیث میں ظلم اور غضب کی حرمت اور اس کی سزا کی سختی بیان ہوئی ہے اور زمین کے غضب کا ممکن ہونا اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ یہ بات امام قرطبی نے کہی ہے۔"

قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"يا قوم العاصب وبسبب عليه رداً أخذة ولا يسئل مال امرئ مسلم الا بطيبه من نفسه" (الدر البهيبي ص: 88 مطبوعه رياض)



"غضب کرنے والا گناہ گار ہے اور وہ چیز جو اس نے غضب کی ہے اسے واپس کرنا اس پر واجب ہے کسی مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔"

نواب صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

"لَا زَرْعٌ مَّا لَمْ يَكُنْ مَالًا غَيْرَهُ بَابِ طَلِّ أَوْ اسْتَوْجِبَ عَلَيْهِ عَدْوًا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم مِّنْ بَيْنِكُمْ" (الروضة النذية 2/149)

"غضب اس لئے گناہ گار ہے کہ اس نے اپنے غیر مال کا باطل طریقے سے کھایا ہے یا اس پر زیادتی کرتے ہوئے غالب ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔"

اس کے بعد نواب صدیق حسن صاحب نے کئی احادیث اس بارے میں ذکر کیں جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں کاشتکاری کر لے یا مکان تعمیر کر لے تو اسے صرف اس کے اخراجات ملیں گے اور کھیتی سے جو کچھ حاصل ہو وہ زمین کے مالک کا ہوگا، اس کی دلیل یہ ہے کہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من زرع فی أرض قوم بغیر اذنیہم فليس من الزرع شیء، ولفظہ"

(ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی زرع الارض بغیر اذن صاحبها 3303، ترمذی، کتاب الاحکام 1366، ابن ماجہ، کتاب الرھون 2366) مسند احمد 4/141، بیہقی 137'6/132، شرح مشکل الآثار 3/280، ارواء الغلیل 1519، 351'5/350

"جس کسی نے دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر زراعت کی تو اسے اس زراعت میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا اسے صرف وہ اخراجات ملیں گے جو اس نے خرچ کئے۔"

بعض محدثین نے اس روایت میں کلام کیا ہے لیکن اس روایت کا ایک قوی شاہد موجود ہے۔ جو ابوداؤد، کتاب البیوع (3399) نسائی، کتاب الایمان (3898) وغیرہ میں بسند صحیح موجود ہے۔

امام ابن ابی حاتم رازی نے علل الحدیث 476'1/475 میں اسے ذکر کر کے کہا ہے کہ میرے باپ ابو حاتم رازی نے فرمایا :

"بدالیتمی حدیث شریک عن ابی اسحاق"

"یہ حدیث شریک از ابی اسحاق کی حدیث کو تقویت دیتی ہے۔"

علامہ البانی نے بھی اسے ارواء الغلیل اور صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ فرماتے ہیں :

"کھیتی باڑی سے جو کچھ حاصل ہو وہ زمین کے مالک کا ہوگا بیج بونے والے کے لئے، بجز اس بیج کے کچھ نہیں جو اس نے زمین میں بویا یا جو زمین میں صرف ہونے سے وہی ملیں گے۔"

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور مدینہ کے اکثر علماء کا یہی مسلک ہے اور یہی راجح مذہب ہے مگر اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ کھیتی تو غاصب کی ہے اور اس پر زمین کا کرایہ مگر اس قول پر کوئی دلیل ایسی نہیں جو اس حدیث کے مقابلہ میں پیش ہو سکے۔

